نقشِ آغاز بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا راشد الحق سمیع

برما میں مسلمانوں کی حالتِ زار

اقوام عالم کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی

کرہ ارض پر بدقسمت مسلمان کسی ٹوٹی تسبیح کے بکھرے دانوں کی طرح تتر بتر پڑے ہوئے ہیں اور عالم کفران پر کئی دہائیوں سے ظلم وستم کے ہنر آزما رہا ہے۔ آج کے اس بدقسمت ستم ایجاد عہد میں انسانوں' جانوروں اور حتیٰ کہ حشرات الارض، نباتات، جمادات، جنگلوں، سمندروں اور پہاڑوں تک کے حقوق اورانہیں تحفظ حاصل ہے لیکن مسلمان نامی کسی بھی شخص کو یہ حقوق حاصل نہیں۔ یہی بدقسمت مسلمان روہنگیا برما میں بھی کئی عشروں سے ہر روز سسک سسک کر جیتا اور مر رہا ہے۔ پہلے اراکان کے مسلمانوں پر جان بوجھ کر قیامت بپا کرائی گئی ہے پھر وہاں کی فاشسٹ فوجی آمر حکومت اور بدھسٹ اکثریت کے غنڈے مسلمانوں کی بستیاں زندہ جلا رہے ہیں۔ تلواروں اور نیزوں سے ان کے جسم کے ٹکڑے بنا رہے ہیں، ہزاروں کے قریب مسلمانوں کو پابند سلاسل کر دیا گیا ہے اور لاکھوں کو زبردستی جلاوطنی پر مجبور کر دیا گیا ہے، اس بے پناہ ظلم وستم سے تنگ آ کر بیچارے کمزور اور بے سہارا مسلمان اپنے معصوم بچوں، بیویوں اور عورتوں سمیت کشتیوں میں سوار ہو کر جنوبی ایشیاء کے سمندر میں کود پڑے ہیں تاکہ کم از کم اپنے معصوم بچوں اور خواتین کو تو بچایا جاسکے مگر ستم بالا ستم یہ کہ گزشتہ کئی دنوں سے وہ سمندروں کے ساحلوں پر بے یار و مددگار پھر رہے ہیں مگر ان کو کوئی ناخدا و سہارا نہیں مل رہا۔ جینے کی معمولی سکت بھی ختم ہوگئی ہے، معصوم بچے بھوک و پیاس سے مرنے لگے ہیں مگر افسوس کہ عالم کفر تو درکنار عالم اسلام کے سینے میں بھی دل نہیں، جو ان کمزور و ناتواں مسلمانوں کو قبول کرے اور اپنے ملک میں اِن کو پناہ دے، یہ کوئی دہشت گرد یا ظالم نہیں بلکہ دہشت زدہ اور مظلوم ترین خلق خدا ہیں۔ افسوس! صد افسوس! عالم اسلام کی بے حسی و روایتی بے غیرتی پر۔

مقام شکر ہے کہ بہادر ترکی اور انڈونیشیا و ملائیشیا کے مسلمانوں نے بحری جہازوں کے ذریعے سمندر میں محصور لوگوں کو اشیائے خورد و نوش پہنچائی وگرنہ پورے عالم اسلام کے دامن پر ہمیشہ کے لئے یہ بدنما داغ لگا رہ جاتا۔

یہاں قابل مذمت امر یہ ہے کہ برما کے مسلمانوں کے اس قتل عام پر اقوام متحدہ، انسانی حقوق

کے تمام ادارے خصوصاً ایمنسٹی انٹرنیشنل، امریکہ مغربی ممالک اور یورپی ذرائع ابلاغ اور خصوصاً پاکستانی میڈیا نے بھی چپ سادھ لئے ہوئے ہے لیکن عالم اسلام کے ایک بڑے حصے میں بپا قیامت کے مظالم سے دنیا کو آگاہ کرنے کیلئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں۔ مسلمانوں کی نام نہاد تنظیم او آئی سی بھی اس درندگی پر کسی مقدس مزار کی مانند خاموش اور گنگ بنی بیٹھی ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

دینی مدارس کے خلاف وفاقی وزیر پرویز رشید کی ہرزہ سرائی

وفاقی وزیر واطلاعات ونشریات پرویز رشید نے کراچی کی ایک نام نہاد ادبی محفل میں مدارس اور شعائر اسلام کے خلاف اپنے خبث باطن کا اظہار کیا۔ جس سے مذہبی اور محب وطن حلقوں میں پریشانی و اضطراب کی لہر دوڑ گئی کیونکہ وزیر اطلاعات کا بیان عموماً حکومت کا موقف ہوتا ہے، افسوس کہ پاکستان جیسی اسلامی اور نظریاتی مملکت کی ترجمانی بدقسمتی سے ایسے لوگ کررہے ہیں جن کا ملک وملت اس کے نظریہ اور دین سے دور کا تعلق نہیں، یہی حال پرویز رشید اوراس کی حکمران جماعت کا ہے، انہوں نے اپنے بیان میں مدارس کو ''جہالت کی یونیورسٹیاں'' قرار دیا جبکہ شعائر اللہ اور ایک دینی کتاب ''موت کا منظر'' کو مضحکہ خیز انداز میں پیش کیا جس پر حاضرین نے قہقہے لگائے لیکن مدارس اور شعائر اسلام کے خلاف دریدہ ذہنی کے فوراً بعد ایگزیکٹ اسکینڈل کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا۔ ایگزیکٹ انفارمیشن ٹیکنالوجی و ایجوکیشن کی بہت بڑی کمپنی تھی، جنہوں نے پرویز رشید کی وزارت اطلاعات کے تحت ''بول'' ٹی وی چینل منظور کرایا، امریکی اخبار ''نیویارک ٹائمز'' کے مطابق اس کمپنی کی یومیہ آمدن ایک کروڑ روپے ہے، جبکہ اس کے اکثر پروگراموں میں پرویز رشید خود بھی شریک رہے ہیں، اس کمپنی کا سب سے بڑا بزنس جعلی ڈگریوں کا فروخت کرنا ہے، صرف امریکہ میں تیس ہزار جعلی ڈگریاں فروخت کیں۔ مدارس کو جہالت کی یونیورسٹی قرار دینے والے کا اپنا نظام خود جعل سازی اور دھوکہ بازی پر مشتمل ہے۔ جعلی ڈگریوں کا بھانڈہ ،قومی وصوبائی اسمبلی کے امیدواروں کی ڈگریوں سے پھوٹا۔ اسمبلیوں کی چھان بین کے بعد محکموں کو جب ہوش آیا تو ہوشربا انکشافات شروع ہوئے کہ پاکستان میں تو ڈاکٹرز، انجینئرز تک جعلی ہیں، کلرکوں یا اساتذہ کا کیا رونا رویا جائے۔ پرویز رشید کی ناک کے نیچے چلنے والی ایگزیکٹ کمپنی نے مشرق ومغرب میں لاکھوں لوگوں کو دھوکہ دیا، جہالت کو فروغ دیا، علم کی توہین کی اور سب سے بڑھ کر پاکستان کو بدنام کیا۔ لیکن دیگر اسکینڈلز کی طرح یہ بھی ایک قصہ پارینہ بن جائے گا۔